



## سوال

(193) نختنہ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بریڈ فورڈ سے عبد الحمید قاسم لکھتے ہیں: نختنہ کی شرعی حیثیت کیا ہے اور بچے کا نختنہ کس عمر میں کرنا چاہئے؟ اس بارے میں قرآن و سنت کی روشنی میں وضاحت کریں۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نختنہ ان امور میں سے ہے جنہیں نبی کریم ﷺ نے فطرت سے قرار دیا ہے۔ وہ امور جنہیں بنیادی فطرت سے قرار دیا جاسکتا ہے۔ ایک تو وہ ہیں جن کا تعلق دل سے ہے۔ وہ ایمان و یقین ہے۔ وہ ایمان ہے جس سے دل کے اندر تزکیہ و صفائی پیدا ہو یا وہ صفات جن کے ذریعے انسان کے قلب و ذہن میں طہارت و پاکیزگی پیدا ہو۔ انہیں فطرت ایمانی سے قرار دیا جاسکتا ہے۔ مگر جسمانی فطرت یا وہ امور جن کا تعلق ظاہر و بدن سے ہے جیسا کہ حضرت عمار بن یاسرؓ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”من المفطرة المضمضة والاستنشاق وقص الشارب والسواک و تقليم الاظافر ونصف اللابط والاسماد والافتتان۔“ (سنن ابن ماجہ لابانی ابواب الطہارة ص ۵۹ رقم الحدیث ۲۹۲)

”یعنی فطرت میں سے جو کام ہیں ان میں کلی کرنا ناک صاف کرنا، مونچھوں کا کاٹنا، ناخن کاٹنا، بظل کے بالوں کو صاف کرنا، زیناٹ بالوں کا صاف کرنا اور نختنہ کرنا۔“

نختنہ کی شرعی حیثیت کے بارے میں فقہاء و علماء کی مختلف آراء ہیں بعض اسے واجب قرار دیتے ہیں جب کہ بعض کے نزدیک یہ سنت ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ اور امام حسن بصریؒ اور بعض حنبلی علماء کے نزدیک یہ سنت ہے اور امام مالکؒ امام احمدؒ اور امام اوزاعیؒ کے نزدیک یہ واجب اور ضروری ہے۔

نختنہ کو سنت قرار دینے والوں کی دلیل وہ حدیث ہے جو حضرت شداد بن اوس روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”النجنان سنة للرجال مکرمۃ للنساء،“ (مرفوعاً عن ابن عباس واسامة و ابی ایوب یسقی ۳۲۵/۸ العلل لابن ابی حاتم ۲/۲۴۷)

حضرت امام حسن بصریؒ یہ دلیل بھی دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جو لوگ ایمان لائے ہیں ان میں سفید سیاہ فام رومی فارسی اور حبشی ہر قسم کے لوگ تھے مگر آپ ﷺ نے ان کے اسلام قبول کرنے سے قبل کبھی یہ تفتیش نہیں فرمائی تھی کہ ان کا نختنہ ہوا ہے یا نہیں۔

نختنہ کو واجب کہنے والے کی پہلی دلیل یہ حدیث ہے جسے ابوداؤد نے حضرت عثیر بن کلیب نے عن ابیہ عن جدہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس جب میں مسلمان

ہو کر آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”اللق عنك شعر الكفر واختنق.“ (البدوؤد كتاب الطهارة باب في الرجل يسلم فيتموه بالغسل رقم ۳۵۶۔)

”کہ کفر کی حالت کے بالوں کو صاف کرو اور ختنہ بھی کرو۔“

دوسری دلیل امام زہریؒ کی یہ روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”من اسلم فليختنق وان كان كبيراً“

”کہ جو مسلمان ہو اسے ختنہ کرنا چاہیے خواہ وہ عمر میں ہی کیوں نہ ہو۔“

حضرت امام مالکؒ کا اس بارے میں کافی سخت موقف ہے وہ فرماتے ہیں کہ جس آدمی کا ختنہ نہ ہو، نہ اس کی امامت جائز ہے اور نہ اس کی گواہی قبول کی جائے گی۔

کیوں کہ ان کے نزدیک ختنہ کے بغیر صحیح طہارت و صفائی کا قائم رکھنا ممکن نہیں اور ظاہر ہے جب صفائی اور طہارت نہیں ہوگی تو نماز کیسے ہوگی اور جس آدمی کی نماز نہیں اس کی گواہی بھی قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ اگر اس کی اپنی نماز درست مان بھی لی جائے تب بھی امامت کے لئے ایسا شخص مناسب نہیں۔

امام ترمذیؒ نے حضرت ابوالجوبؒ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اربع من سنن المرسلين الختان والتعطر والسواك النكاح.“ (مشکوٰۃ كتاب الطهارة باب السؤال الفضل الثاني رقم ۳۸۲ ترمذی كتاب النكاح باب ماجاء في فضل التزويج والحث عليه ۱۰۸۲)

”چار چیزیں انبیاء کرام کی سنت میں سے ہیں ختنہ، خوشبو، مسواک اور نکاح۔“

(ترمذی میں ”الختان“ کی بجائے ”الخياد“ کے لفظ ہیں۔)

ان تمام روایات کا جائزہ لیا جائے تو یہ موقف قوی نظر آتا ہے کہ ختنہ مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ یہ عام سنتوں کی طرح نہیں ہے کیوں کہ حضور اکرم ﷺ نے اس کا حکم دیا اور اسے فطرت میں سے قرار دیا اور اسے اسلام کا شعار بھی قرار دیا جاسکتا ہے اور مردوں کے لئے خاص طور پر یہ بہت اہم ہے۔

جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ بچوں کا ختنہ کس عمر میں کرنا چاہیے تو اس بارے میں سنت میں عمر کی کسی حد کا کوئی ذکر نہیں ہے جس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ بنیادی طور پر کسی عمر میں بھی ختنہ کیا جاسکتا ہے لیکن چونکہ اس کا تعلق فطرت اور جسمانی طہارت سے ہے اس لئے بلوغت سے پہلے پہلے ہی ختنہ کرنا قرین عقل و قیاس ہے۔ تاکہ دینی فرائض کی ادائیگی کے وقت وہ روحانی اور جسمانی طور پر تیار ہو۔

ویسے پیدائش کے کچھ دنوں کے بعد ختنہ کرنا افضل ہے ایک تو اس کا تکلیف کا زیادہ احساس نہیں ہونا، دوسرا بڑا یا بالغ آدمی ختنہ کرنے یا ذکر سے بعض اوقات تھوڑی سے شرم بھی محسوس کرتا ہے اسلئے بچپن میں کرنا ہی بہتر ہے۔ ہاں جو شخص نیا مسلمان ہوا ہو وہ جس عمر میں اسلام لایا اسی عمر میں اس کا ختنہ ہوگا۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم



مجلس البحث والدراسات  
محدث فتویٰ

ص 418

محدث فتویٰ